ڈاکٹر صفدر محمود کی اس کتاب کا مطالعہ جس قدر آج ضروری ہے' اتنا شاید پہلے کبھی نہیں تھا۔ ہم مسلم لیگ کے رہنماؤں اور حامیوں سے دردمندانہ گزارش کریں گے کہ وہ اس کتاب کا بہ غور مطالعہ کر کے بقول ڈاکٹر صفدر محمود "اس آئینہ تحریر میں اپنے ماضی کی جھلک دیکھیں اور مستقبل کو سنوارنے کی فکر کریں" (ص ۹)۔

کاش ہمارے ہاں اس طرح کے زندہ موضوعات پر تحقیق کی روایت جڑ پکڑ سکے۔ (سلیم منصور خالد)

تحریک پاکستان اور صحافت' پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: بولان بک کارپوریشن' کوئٹہ۔ صفحات: ۳۸۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

قیام پاکستان اس صدی کا عظیم الشان واقعہ ہے۔ برعظیم کے وہ مسلمان جنھیں پاکستان کی آزاد فضا میں سانس لینے کا موقع ملا بہ وجوہ اس کی اہمیت سے آشنا نہیں ہو سکے۔ نتیجہ یہ کہ پاکستان اپنے ایک بازو سے محروم ہو گیا اور اس وقت گوناگوں مسائل سے دوچار ہے۔ اس عالم میں حکومتی سطح پر پاکستان کی گولڈن جوبلی منانے کا اعلان کیا گیا ہے جو بہت عجیب معلوم ہوتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:

صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

اس شعر کی روشنی میں گولڈن جوبلی کی بجائے اگر خود احتسابی کی طرح ڈالی جاتی تو یقیناً اس سے ہمیں کچھ فوائد حاصل ہوتے۔ بہرحال گولڈن جوبلی کے اعلان سے یہ ضرور ہوا ہے کہ اہل دانش و بینش حرکت میں آئے ہیں اور انھوں نے تحریک پاکستان کی مقصدیت کو اجاگر کرنے اور اہل پاکستان میں جذبہ حریت کو بیدار رکھنے کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کاوش ہے۔ اس کے مصنف' پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر پاکستان کے صف اول کے اہل قلم ہیں اور اپنی علمی و ادبی خدمات کی بنا پر معروف ہیں۔ انھوں نے اپنی نگارشات کی بدولت پاکستان کے علمی اثاثے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قیام پاکستان نہ تو صرف قائداعظم کی کوششوں کا ثمر تھا اور نہ محض مسلم لیگ کی مساعی کا نتیجہ بلکہ اس منزل کے حصول کے لیے ملت اسلامیہ کے جملہ طبقے مثلاً علما ادبا' شعرا' صوفیا' سیاست دان' طلبا و طالبات اور خواتین وغیرہ سرگرم عمل تھے۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے زیر نظر کتاب میں تحریک پاکستان کے حوالے سے نہ صرف پاکستان کے مختلف علاقوں کے اخبارات و جرائد کی خدمات پر روشنی ڈالی ہے بلکہ قرارداد لاہور کے مقاصد کو متعارف کرانے کے سلسلے میں ملت اسلامیہ کے مختلف طبقات کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ یہ روداد دلچسپ ہے' معلومات افزا اور جذبہ انگیز بھی۔ یہ کتاب اگرچہ ہمارے ماضی

آئینہ ہے لیکن اس کی بدولت حال کے حقائق کا جائزہ لینے کی امنگ بھی پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کوثر نے اکثر و بیشتر صورتوں میں بنیادی ماخذ پر انحصار کیا ہے اور تحقیق کے دیگر تقاضے بھی ملحوظ رکھے ہیں۔ کتاب کے آخر میں ماخذ کی فہرست بھی دی ہے۔ اس طرح کتاب حقائق کا ایک مستند ذخیرہ بن گئی ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ عمدہ ہے لیکن غلطیاں بھی نظر آتی ہیں جو پروف ریڈنگ کی کوتاہی کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں، مثلاً "مندرجات" میں چوتھے باب کا ایک ذیلی عنوان یوں درج کیا گیا ہے: "پاکستان کی ناگزیریت" جب کہ ص ۳۷۷ پر اس کو بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے نہ کہ باب کے ذیلی حصے کے طور پر اور ایک عنوان یوں دیا گیا ہے: "پاکستان کی ناگزیریت نقار خانہ میں"۔ اسی طرح خواجہ ظفر نظامی کی تیار کردہ تحریک پاکستان کے حامی ۱۳۱ اخبارات و جرائد کی فہرست میں بھی کمپوزنگ کی غلطیاں موجود ہیں۔ اس کے باوجود ڈاکٹر انعام الحق کوثر کو داد دینا پڑتی ہے کہ انھوں نے تحریک پاکستان کے نشیب و فراز کو اجاگر کرنے کی کامیاب سعی کی ہے اور مسلمانان برعظیم کی جدوجہد آزادی سے متعلق ایسے اوراق گم گشتہ کو جمع کر دیا ہے جو یقیناً چشم کشا اور بصیرت افروز ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے اہل قلم بھی ان کی پیروی کریں گے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاھین)

تحدیث نعمت، مولانا محمد منظور نعمانی۔ مرتبہ: عتیق الرحمٰن سنبھلی نعمانی۔ ناشر: الفرقان بک ڈپو، ۱۱۴/۳۱ نظیر آباد، لکھنؤ ۱۸۔ صفحات: ۳۵۲۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

برعظیم پاکستان و بھارت کے نامور عالم اور مصنف مولانا محمد منظور نعمانی (وفات: ۴ مئی ۱۹۹۷) نے تقریباً ربع صدی قبل، اپنے مجلے "الفرقان" میں "تحدیث نعمت" کے عنوان سے بعض دینی شخصیات پر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ مرحوم کے لائق فرزند، عتیق الرحمٰن صاحب نے مذکورہ سلسلہ مضامین کو، اپنے والد ماجد کے ایما پر اور انھی کی نگرانی میں "الفرقان" میں مطبوعہ بعض دیگر تحریروں کی مدد سے، اضافوں کے ساتھ زیر نظر کتاب کی صورت میں مرتب و مدون کر دیا ہے۔

کتاب کا حصہ اول (ص ۱۳ تا ۱۱۸) مصنف کی خود نوشت سوانح عمری پر مشتمل ہے۔ اس کے بعض حصے بہت دلچسپ ہیں، مثلاً لکھتے ہیں کہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے سلسلہ مضامین "الجہاد فی الاسلام" نے اس عاجز کو متاثر کیا۔ "جماعت اسلامی کی بنیاد ڈالنے کی کوشش میں، میں مودودی صاحب سے بھی کچھ آگے ہی تھا۔ نیز لوگوں کو بڑی قوت سے اس کی طرف دعوت دی تھی اور اعتراضات کے مقابلے میں اس کی بھرپور مدافعت کی تھی"۔۔۔ مگر یہ اقدام "فکر و نظر کی ایک غلطی" تھا (ص ۷۹)۔ چنانچہ مولانا نعمانی جماعت سے الگ ہو گئے۔۔۔ اس ضمن میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ علاحدگی میں مولانا محمد الیاسؒ اور ان کے ایک رفیق خاص، حاجی عبدالرحمٰن نومسلم کے "روحانی تصرف" کا دخل تھا۔ حاجی صاحب کے بارے میں مشہور تھا